Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

جون ۱۹۱۳ء

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۲۰ محرم الحرام ۱۴۰۰ھ ۱۱ فتح ۱۳۵۸ ہش ۱۱ دسمبر ۱۹۷۹ء | نمبر ۲۸۱

جلسہ سالانہ کی خدمت کو معمولی نہ سمجھو یہ بڑی برکتوں والی خدمت ہے

۲۴ گھنٹے مسیح موعودؑ کے مہمانوں کی خدمت میں گزار کر اللہ کی بیشمار رحمتوں کے وارث بننے کی کوشش کرو

جلسہ سالانہ کے موقع پر خدمات انجام دینے والوں کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ارشادات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ کے انتظامات اور رضاکارانہ خدمت کے سلسلے میں فرماتے ہیں:۔

"اس خدمت کو معمولی نہ سمجھو۔ بڑی برکتوں والی ہے یہ خدمت!!! ان چند دنوں کو خدا کے لئے ۲۴ گھنٹے اگر آپ وقف کر دیں تو آپ اس سے مر نہیں جاتے۔ نہ ایسے کمزور ہو جاتے ہیں کہ ہمیشہ کے لئے بیمار ہو جائیں۔ کوئی مستقل بیماری یا نقص آپ کے اندر پیدا نہیں ہوتا۔ تھوڑی سی تکلیف ہی ہے جو آپ نے برداشت کرنی ہے لیکن اس کے نتیجے میں اس قدر رحمتیں ہیں جن کا آپ نے وارث بننا ہے کہ آپ کا دماغ یا کسی اور انسان کا دماغ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

پس ہمارے وہ بچے یا ہمارے وہ بھائی جو اس خدمت کی برکات کی اور اس خدمت میں حاصل ہونے والی رحمتوں کی طرف متوجہ نہیں ہوئے انہیں میں متوجہ کرتا ہوں کہ ۲۴ گھنٹے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت میں گزار کر اللہ تعالیٰ کی بیشمار رحمتوں اور اسکے ان گنت فضلوں کا وارث بننے کی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو سمجھ اور توفیق دے اور ہمیں بھی اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے کی وہ خود توفیق دیتا چلا جائے کیونکہ اس کی توفیق کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔"

(الفضل ۸ جون ۱۹۶۸ء)

اسی ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ ۱۹۷۶ء سے قبل ایک خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیاں سرانجام دینے والے رضاکاروں کے متعلق فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ کے فضل سے آنے والے مہمانوں کی تعداد سال بہ سال بڑھ رہی ہے لیکن کام کرنیوالے رضاکاروں کی تعداد اس نسبت سے نہیں بڑھ رہی۔ افسر صاحب جلسہ سالانہ نے مجھ سے کہا ہے کہ مہمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر اکیلے ربوہ کے رضاکار جلسہ کے انتظام کو نہیں سنبھال سکتے۔ اس لئے ضروری ہے کہ وہ احمدی بھی جو باہر سے جلسہ پر آتے ہیں وہ اپنے آپ کو رضاکارانہ طور پر خدمت کیلئے پیش کر دیں اور پھر ہر مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ ان کی فہرستیں مرکز کو ارسال کر دیں۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ نومبر ۱۹۷۶ء)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۰ فتح / دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ وامان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے آمین۔

محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم محترم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔"

احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

مجھے اینڈکس کے اپریشن سے تو بفضلہ تعالیٰ بالکل آرام ہے۔ الحمد للہ مگر اب پیشاب کی شدید تکلیف لاحق ہے۔ ایکسرے سے مثانہ میں پتھری پائی گئی ہے جس کے لئے اپریشن ضروری بتایا گیا ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم بغیر اپریشن کے ہی پتھری کے نکلنے کا سامان فرما دے اور صحت کاملہ سے نوازے۔ آمین ثم آمین۔

سید احمد علی۔ ربوہ

نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی

کچھ عرصہ سے خاکسار کی سانس کی تکلیف رات کے آخری حصہ میں زیادہ تکلیف دہ صورت اختیار کر لیتی ہے۔ دن کے وقت کچھ افاقہ رہتا ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحیح و شافی علاج میسر کر دے اور ہر دم اپنی رضا کی راہوں پر گامزن رکھے آمین۔

بشارت الرحمٰن

ناظر تعلیم و صدر مجلس کارپرداز ربوہ

زکوٰۃ کی ادائیگی

ہر صاحب نصاب مسلمان پر

فرض ہے

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۰ محرم الحرام ۱۴۰۰ھ
۱۱ر فتح ۱۳۵۸ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہشت موجود کی اہمیت، ماہیت اور کیفیت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے رب کی شان سے ڈرنے والے مومنوں سے وعدہ کیا ہے کہ انہیں دو جنتیں عطا کی جائیں گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے اس وعدہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۝ (الرحمٰن آیت ۴۷)

ترجمہ:- اور جو شخص اپنے ربّ کی شان سے ڈرتا ہے اُس کے لئے دو جنتیں مقرر ہیں۔
سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ دو جنتیں کونسی ہیں؟ یہ تو سب ہی جانتے ہیں کہ خُدا تعالیٰ کی رضاء کی راہوں پر چلنے والوں اور نیک اعمال بجالانے والوں کو اگلے جہان میں جنت ملے گی اُس جنّت کی نعماء کا بھی قرآن مجید میں بہت تفصیل سے ذکر آتا ہے۔ لیکن وہ جنت ایک اور جنت کا ثمرہ یا نتیجہ ہوگی۔ اور یہ دوسری جنّت وہی ہے جو مومنوں کے اعمال صالحہ کے نتیجہ میں اُنہیں اسی دُنیا میں عطا کی جاتی ہے۔ اسی دنیا میں عطا ہونے والی یہ جنّت اُن مومنوں کو عطا کی جاتی ہے۔ اسی دُنیا میں عطا ہونے والی یہ جنت اُن مومنوں کو عطا کی جاتی ہے جو یہاں نفس مطمئنہ حاصل کر لیتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس جنّت کا ذکر کرتے ہُوئے فرماتا ہے:-

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۝ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۝

(الفجر آیات ۲۸ تا ۳۱)

ترجمہ:- اے نفسِ مطمئنہ! اپنے رب کی طرف لوٹ آ اس حالت میں کہ تُو اسے (پسند کرنے والا بھی ہے اور اس کا پسندیدہ بھی ہے۔ پھر تیرا رب تجھے کہتا ہے کہ آ میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا اور آ میری جنت میں بھی داخل ہو جا۔

نفسِ مطمئنہ اس نفس کو کہتے ہیں جو اطمینان یافتہ ہو۔ کامل اطمینان اللہ تعالیٰ کے وصال ہی سے حاصل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی معیت کے بغیر خوف اور حزن سے انسان کو نجات نہیں ملتی جس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے بغیر اطمینان کامل نصیب نہیں ہوتا۔ جسے وصالِ الٰہی نصیب ہو جائے اس کی ایک بیّن علامت یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو تقدیر آئے انسان اسے پسند کرتا ہے۔ اگر کوئی دُکھ پہنچے تو وہ اُس پر بھی راضی رہتا ہے اور غم اور حزن کو قریب نہیں آنے دیتا۔ ایسا انسان دنیا میں رہتے ہوئے بھی دم نقد بہشت میں ہوتا ہے۔ کیونکہ بہشت نام ہے رضاء الٰہی کا اور وہ اسے ہر دم اور ہر لحظہ حاصل ہوتی ہے۔ ایسے شخص سے جنت ایک لحظہ کے لئے بھی جُدا نہیں ہوتی۔

پھر یہی جنّت اسے اگلے جہان کی جنّت میں داخل کرنے کا موجب ہوگی۔ اگلے جہان کی جنّت میں وہی جائیں گے اور وہی اُس میں دائمی بسیرا کریں گے جو اس جہان میں وصالِ الٰہی کی جنت کے مستحق بنیں گے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے اگلے جہان کی جنت کو جنتِ موعود اور اس جہان میں عطا ہونے والی جنّت کو جنتِ موجود قرار دیا ہے۔ جنّتِ موجود کو جنّت موعود پر تقدم زمانی حاصل ہے کہ یہ اسی دنیا میں عطا کی جاتی ہے جبکہ جنت موعود اگلے جہان میں مقدر کی جائے گی اور کی بھی جائے گی جنتِ موعود کے دائمی ثمرہ کی حیثیت سے۔ اندریں صورت جنّت موجود کی ماہیّت اور اس کی کیفیت سے آگاہ ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی اہمیت اور ماہیّت و کیفیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"بمد جبد ایت قرآن شریف کے روحانی حالتوں کا منبع اور سرچشمہ نفسِ مطمئنہ ہے جو انسان کو با اخلاق ہونے کے مرتبے سے باخدا ہونے کے مرتبہ تک پہنچاتا ہے۔ جیساکہ اللہ جلّ شانہ فرماتا ہے يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ یعنی اے نفس خُدا کے ساتھ آرام یافتہ اپنے رب کی طرف واپس چلا آ۔ وہ تجھ سے راضی اور تُو اس سے راضی۔ پس میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میرے بہشت کے اندر آجا۔

..... یاد رکھنا چاہیئے کہ اعلیٰ درجہ کی روحانی حالت انسان کی اس دنیوی زندگی میں یہ ہے کہ خُدا تعالیٰ کے ساتھ آرام پا جائے اور تمام اطمینان اور سرور اور لذّت اُس کی خُدا میں ہی ہو جائے۔ یہی وہ حالت ہے جس کو دوسرے لفظوں میں بہشتی زندگی کہا جاتا ہے۔ اس حالت میں انسان اپنے کامل صدق اور صفا اور وفا کے بدلہ میں ایک نقد بہشت پا لیتا ہے۔ دوسرے لوگوں کی بہشت موعود پر نظر ہوتی ہے۔ اور یہ بہشت موجود میں داخل ہوتا ہے۔ اسی درجہ پر پہنچ کر انسان سمجھتا ہے کہ وہ عبادت جس کا بوجھ اس کے سر پر ڈالا گیا ہے درحقیقت وہی ایک ایسی غذا ہے جس سے اُس کی رُوح نشوونما پاتی ہے اور جس پر اُس کی روحانی زندگی کا بڑا بھاری مدار ہے۔ اور اس کے نتیجہ کا حصول کسی دوسرے جہان پر موقوف نہیں۔ اسی مقام پر یہ بات حاصل ہوتی ہے کہ وہ ساری ملامتیں جو نفسِ لوّامہ انسان کو اس کی ناپاک زندگی پر کرتا ہے اور پھر بھی نیک خواہشوں کو اچھی طرح ابھار نہیں سکتا اور بُری خواہشوں سے حقیقی نفرت نہیں دلا سکتا اور نہ نیکی پر ٹھہرنے کی پوری قوت بخش سکتا ہے۔ اس پاک تحریک سے بدل جاتی ہیں جو نفسِ مطمئنہ کے نشوونما کا آغاز ہوتی ہے اور اس درجہ پر پہنچ کر وقت آجاتا ہے کہ انسان پوری فلاح حاصل کرے۔ اور اب تمام نفسانی جذبات خود بخود افسردہ ہونے لگتے ہیں اور روح پر ایک ایسی طاقت افزا ہوا چلنے لگتی ہے جس سے انسان پہلی کمزوریوں کو ندامت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اُس وقت انسانی سرشت پر ایک بھاری انقلاب آتا ہے اور عادت میں ایک تبدّلِ عظیم پیدا ہوتا ہے اور انسان اپنی پہلی حالتوں سے بہت ہی دُور جا پڑتا ہے، دھویا جاتا ہے اور صاف کیا جاتا ہے اور خدا نیکی کی محبّت کو اپنے ہاتھ سے اس کے دل میں رکھ دیتا ہے اور بدی کا گند اپنے ہاتھ سے اس کے دل سے باہر پھینک دیتا ہے۔ سچائی کی فوج سب کی سب دل کے شہرستان میں آجاتی ہے اور فطرت کے تمام بُرجوں پر راستبازی کا قبضہ ہو جاتا ہے اور حق کی فتح ہوتی ہے اور باطل بھاگ جاتا ہے اور اپنے ہتھیار پھینک دیتا ہے۔ اس شخص کے دل پر خُدا کا ہاتھ ہوتا ہے اور ہر ایک قدم خُدا کے زیر سایہ چلتا ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

ہر مومن کا یہ فرض قرار دیا گیا ہے کہ وہ نفسِ مطمئنہ حاصل کر کے اس دنیا کی جنّت موعود میں داخل ہو تاکہ وہ اگلے جہان کی جنت موعود میں داخل ہونے کے قابل بن سکے جو دائمی ہے اور جس کا سلسلہ کبھی منقطع نہیں ہوگا۔

جلسہ سالانہ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت کے ماتحت احباب جماعت کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال ہمارا جلسہ سالانہ مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ر فتح ۱۳۵۸ ہش مطابق ۲۶-۲۷-۲۸ر دسمبر ۱۹۷۹ء کو مرکز سلسلہ احمدیہ ربوہ میں منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

احباب اس مبارک جلسہ میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ کی اہمیت برکات اور ہماری ذمہ داریاں

(مکرم حمید المومن صاحب طاہر متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بشارت دی کہ طالبانِ حق فوج درفوج تیرے پاس والہانہ طور پر آئیں گے۔ اور تیرے غلام بن جائینگے چنانچہ منشاءِ ایزدی حرف بحرف پورا ہوا۔ اور ایسا ہوتا بھی کیوں نہ؟ خدا تعالیٰ اپنے پیاروں اور برگزیدوں میں وہ جذب اور کشش ودیعت فرماتا ہے۔ کہ سعید روحیں اور نیک طبائع ان کی طرف یوں کھچی چلی آتی ہیں۔ جیسے لوہے کے ذرات مقناطیس کی طرف لپکتے ہیں۔ اور ان کی آواز میں ایک خاص جادو و سحر رکھا جاتا ہے۔ دل ان کی ملاقات کو ترستے ترستے پگھل جاتے ہیں۔ لقاء و دیدار کی تڑپ اور سوزشِ عشق کے ہاتھوں کلیجے بھن جاتے ہیں چنانچہ مجذوبین کی وہ جماعتیں محبوبانِ خدا کی ملاقات اعزاء و اقرباء کی ملاقاتوں کو خیرباد کہتے ہوئے کشاں کشاں ان کے آستانہ پر آحاضر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ان بشارات کا سب سے بڑا نمونہ ہمارا سالانہ جلسہ ہے۔ جس کی آجکل آمد آمد ہے اور جس کے بابرکت ایام کا تصور کرتے ہی زبان پر بے اختیار جاری ہوتا ہے کہ ؎

یہ مژدہ سنایا ہے مرغِ چمن نے
کہ طرفِ چمن سے خزاں جا رہی ہے
بجوم گل و لالہ و یاسمن میں
خراماں خراماں بہار آرہی ہے

جلسہ سالانہ کی اہمیت، افادیت برکات اور اپنی ذمہ داریوں کو سامنے رکھتے ہوئے چند معروضات پیش کرنے کا خواہاں ہوں۔ وباللہ التوفیق۔

اہمیت

حدیث شریف میں آتا ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہؓ نے آپؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمیں تو یوں لگتا ہے کہ ہم منافق ہوگئے ہیں۔ حضورؐ نے استفساراً فرمایا کہ وہ کیسے؟ عرض کیا گیا کہ حضورؐ جب ہم آپؐ کی صحبت میں ہوتے ہیں۔ تو یوں لگتا ہے کہ ہمارا دل و دماغ تمام تر غیر ایمانی آلائشوں سے منزہ و پاک و صاف ہوگیا ہے۔ اور جب ہم آپؐ سے علیحدہ ہوتے ہیں تو پھر وہی دنیوی و ہوس کی بُو ذہن میں رچنا شروع کردیتی ہے اور ہمیں ہمارا ایمان خطرہ میں گھرا ہوا نظر آتا ہے۔ اس پر حضور پُرنور گویا ہوئے "یہی تو تمہارے ایمان کی نشانی ہے"۔

مندرجہ بالا حدیث نبوی سے جہاں ہمیں صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے تقوے و ورع اور ایمان و یقین کے علوِ مرتبت اور بلندی کا پتہ چلتا ہے۔ وہاں ہمیں ایک سبق بھی ملتا ہے اور وہ یہ کہ خدا کے برگزیدوں کی صحبت سے ایمان میں ترقی اور ثبات پیدا ہوتا ہے۔ اور جیسے آگ کے قریب سے تپش بڑھتی اور دور ہونے سے کم ہوتی ہے۔ ویسے ہی مشعلِ ایمان کے قرب سے حرارتِ ایمانی بڑھتی اور دوری سے کم ہوتی ہے۔ اور جیسے آگ سے عرصہ تک دوری سردی کا موجب بنتی۔ اور بعض اوقات نمونیہ جیسی مہلک مرض کی شکل اختیار کر جاتی ہے۔ ویسے ہی مشعلِ ایمانی سے بُعد مرضِ نفاق پر منتج ہوتا ہے جس کا مریض

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ

کا مصداق بن کر خدائے عزّوجل کی ناراضگی اور دوری کی آگ میں جل کر خاکستر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ خدا کے غیروں کی مجالس میں حاضر ہونے سے وہ انواع و اقسام کے شکوک و شبہات کا اسیر ہو جاتا ہے۔ اس کا دل زنگ آلود ہو جاتا ہے۔ اور یہی زنگ اس کے دل سے ایمان کو چٹ کر جاتا ہے۔

اسی نکتہ کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب "ایک غلطی کا ازالہ" میں فرمایا ہے کہ

"اس کتاب کی وجہ تصنیف ایک ایسے صاحب ہیں جو ملاقات سے محرومی کے باعث ایک غیر از جماعت کے سوال پر غلط جواب دے بیٹھے اور اپنی سبکی کرانے کے ساتھ ساتھ جماعت کی بدنامی کا بھی باعث بنے۔ اگر وہ ہمارے پاس آتے اور ملاقات کی طرف توجہ اور اعتناء سے کام لیتے تو انہیں ہماری مجلس میں اس کا صحیح جواب سننے کا موقعہ ملتا مگر ملاقات و صحبت سے بے اعتنائی برتنے یا کسی اور روک کی وجہ سے مرکز میں آمد سے محرومی کے باعث ایسے غلط عقائد نے ان کے دماغ میں جگہ لے لی جن کا سر ہے نہ پاؤں اور ایسے اصحاب غیر کے اعتراض کا صحیح جواب نہ پا کر شرمندگی کا منہ دیکھنے کے ساتھ ساتھ شکوک و شبہات کے پنجے تلے آجاتے ہیں"۔

مرکز سلسلہ میں آمد اور جلسہ سالانہ کی اہمیت و افادیت کے ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات طیبات پیش خدمت ہیں حضور فرماتے ہیں:۔

"ہنوز لوگ ہمارے اغراض سے واقف نہیں کہ ہم کیا چاہتے ہیں کہ وہ بن جائیں وہ غرض جو ہم چاہتے ہیں اور جس کے لئے خدا تعالیٰ نے ہمیں مبعوث فرمایا ہے۔ وہ پوری نہیں ہو سکتی جب تک لوگ یہاں بار بار نہ آئیں۔ اور آنے سے ذرا بھی نہ اکتائیں"
(ملفوظات جلد اول ص۴۵۵)

نیز فرمایا:۔

"حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہیئے۔ اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی۔ اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالے اپنی طرف انکو کھینچے۔ اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔ اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے۔ وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے۔ اور روشناسی ہو کر آپس میں تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا۔ اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی۔"
(آسمانی فیصلہ)

برکات

جلسہ سالانہ کی سب سے پہلی برکت جو ہمارے سامنے آتی ہے۔ وہ وہی ہے جس کا ذکر ابھی کیا گیا ہے۔ یعنی ازدیادِ ایمان۔ جماعت احمدیہ کے پہلے جلسہ سالانہ منعقدہ ۱۸۹۱ء پر تشریف لانے والے احباب کی تعداد ۷۵ بیان کی گئی ہے۔ اور اب کے یہ تعداد بڑھ کر بفضل اللہ سینکڑوں۔ ہزاروں سے بڑھ کر لاکھ کی گنتی سے بھی تجاوز کر گئی ہے جلسہ گاہ میں مسیح دوراں کے عشاق کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر نظر آتا ہے۔ تھوڑی سی سمجھ بوجھ کا مالک اور پاک طینت شخص جب اس بات پر غور کرے تو صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اس کا دل گواہی دیتا ہے۔ اور بے اختیار دیتا ہے۔ اور اس نظارہ کو دیکھ کر تو میرے دل میں یہی آتا ہے کہ حضور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل اشعار کا ورد کرتا رہوں کہ ؎

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا
اب دیکھتے ہو کیسا رجوعِ جہاں ہوا
اک مرجعِ خواص یہی قادیاں ہوا

اور پھر ؎

لفاظاتُ الموائد کان اُکلی
فصرتُ الیوم مطعام الاھالی

یعنی مجھ پر وہ وقت بھی گزرا ہے کہ میں لوگوں کے دسترخوانوں پر بچنے والے ٹکڑوں پر گزارا کرتا تھا اور اب خدا کے فضل نے میرا گھر اس قدر بھر دیا ہے کہ خاندانوں کے خاندان اور قوموں کی قومیں میرے لنگر سے سیر ہو رہی ہیں۔

اصلاح و تزکیہ نفس۔ ازدیادِ ایمان۔ شکوک و شبہات کے پنجے سے رہائی۔ فیضانِ خلافت۔ اکتسابِ برکات و افضالِ الٰہیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقاریر علماء سلسلہ اور تبلیغ و اعلائے کلمۂ اسلام ایسے بیسیوں فوائد و برکات کے علاوہ جو برکات جلسہ سالانہ اپنے مہمانوں کو دیتا ہے ان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے رخِ انور کا دیدار اور روح پرور اور کایا پلٹ دینے والے کلمات قدسیہ کا سماع بھی شامل ہے۔ جو کمزوریٔ ایمان کی موذی دیمک کا شکار ہونے والے قلوب کے لئے جادو بلکہ کیمیا کا اثر رکھتے ہیں۔ پھر حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات جسے نصیب ہو جائے وہ خود ہی بتلا سکتا ہے کہ یہ کیمیا گر آنکھ کس طرح مس خام کو کندن بنا دیتی ہے بلکہ زبانِ حال سے وہ خود اقرار کرتا ہے کہ وہ اس منور چہرہ سے آنکھ ہٹانے کی خواہش یا جرأت تو نہیں کرتا تھا مگر اس کی آنکھ ان روحانی انوار کی تاب نہ لا کر چندھیا ضرور جاتی تھی۔

جلسہ سالانہ کی بے شمار برکات کا احاطہ اس عاجز کے بس کا روگ نہیں۔ مگر دو مزید برکات ہیں جن کی طرف میری توجہ بار بار پھرتی ہے اور "لا تعدّ و لا تحصیٰ" کی مصداق برکات کی روح رواں اور مرکزی نقطہ ہیں جو ہمارا جلسہ ہمیں دیتا ہے۔ جلسہ کے مبارک ایام میں مسجد مبارک میں نماز تہجد کی ادائیگی کے وقت آستانۂ الٰہی پر گریہ و زاری کرنے والوں کی آہیں۔ بہشتی مقبرہ میں اپنے روحانی آقا حضرت محمود رضی اللہ عنہ کے سرہانے کھڑے ہو کر اس کے حسن و احسان کو یاد کرنے والوں کی آہ و بکا اور جلسہ سالانہ کے آخری روز اپنے محبوب آقا و مطاع کی اقتدا میں بارگاہِ ایزدی میں دعا کرنے والوں کی چیخ و پکار کا سماں (جبکہ ان مبارک ایام کے اختتام اور حضور پُر نور سے فرقت کا احساس دل ڈبوئے جاتا ہے) قطعی ناقابل فراموش وقت ہوتا ہے۔ اور یہی وہ وقت ہوتا ہے جب اپنے پیارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل شعر کی حقیقت اظہر من الشمس ہو جاتی ہے اور دل سے بار بار نکلتا ہے ؎

چل رہی ہے نسیم رحمت کی
جو دعا کیجئے قبول ہے آج

اور ان برکات پر مستزاد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا وہ بیش بہا ہدیہ جو آپ نے جلسہ پر تشریف لانے والوں اور ان کے لئے جنہیں بعض نامساعد وجوہ کی بناء پر اس بابرکت تقریب سے محرومیت کا احساس کھائے جاتا ہے فرمائی ہیں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے۔ اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے۔ اور ان کے ہم و غم دُور فرمائے۔ اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے۔ اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے۔ اور روزِ آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے۔ جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔"

(اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

ہماری ذمہ واریاں

اس ضمن میں اولاً میزبان کرام یعنی اہالیانِ مرکزِ سلسلہ کی ذمہ واریاں کی بابت چند گزارشات کروں گا۔

سب سے قبل ہمارے مدّنظر رہنا چاہیئے کہ جلسہ سالانہ پر آنے والے احباب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہوتے ہیں۔ اور ہمیں ان کی خاطر و مدارات اسی جذبہ سے کرنی چاہیئے جس جذبہ کی غمازی حضور اقدس کے درج ذیل اشعار کر رہے ہیں۔ ؎

مہمان جو کرکے الفت آئے بصد محبت
دل کو ہوئی ہے فرحت اور جاں کو میری راحت
پر دل کو پہنچے غم جب یاد آئے وقت رخصت
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

ان اشعار میں ارشاد نبوی میں بیان اکرام ضیف کے حکم کو مدنظر رکھا گیا ہے اور اسی جذبہ کی ترجمانی کی گئی ہے۔ سو اسی جذبہ کو پیش نظر رکھ کر ہمارے دل ان کی خاطر تکلیف اٹھا کر بھی خوش و خرم نظر آئیں تو تب مزہ ہے۔ ان کی خاطر ہر چھوٹے بڑے آرام کو خیرباد کہہ کر ان کی خدمت میں محو ہو جانا ہمارا مطمح نظر ہو۔ کیونکہ خدا جانے آئندہ کون مہمان بنے گا اور کون نہیں۔ آئندہ خدمت کا یہ موقعہ نصیب میں آتا ہے یا نہیں ع

پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار

اس سلسلہ میں یہ بھی یاد رہے کہ ہمارے بزرگان نے مہمان نوازی کے وہ اعلیٰ نمونے قائم کئے ہیں کہ دوست و دشمن سب نے سراہا۔ چنانچہ برصغیر کی عظیم شخصیت مولانا آزاد کے برادر مرحوم ابوالنظر آہ لکھتے ہیں:۔

"میں نے کیا دیکھا، قادیان دیکھا .... اکرام الضیف کی صفت خاص اشخاص تک محدود نہ تھی۔ چھوٹے سے لے کر بڑے تک ہر ایک نے بھائی کا سا سلوک کیا .... میں جس شوق کو لے کر گیا تھا ساتھ لایا اور شاید وہی شوق مجھے دوبارہ لے جائے واقعی قادیان نے اس جملہ کو اچھی طرح سمجھا ہے کہ حسن خلقك ولو مع الكفار

(اخبار وکیل۔ بحوالہ کتاب "تأثرات قادیان" مصنفہ ملک فضل حسین صاحب ص ۸۷)

پس ہمیں اپنے اسلاف کے اسوہ کو زندہ رکھتے ہوئے مہمان نوازی کی اعلیٰ مثالیں قائم کرنا ہیں۔ ہمارا آرام و سکھ ہماری بلا سے۔ ہمیں تو مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خاطر پوری سعی کرنی ہے کہ وہ آرام اور سکھ ہم سے پائیں۔

اس بارہ میں ربوہ کی صفائی کا خاص اہتمام کرتے ہوئے اسے غریب دلہن کی طرح سجانا ہمارا اولین فریضہ ہے۔ گھروں گلی کوچوں اور محلوں کی صفائی سے لے کر سارے ربوہ کی صفائی کی طرف پوری توجہ دینی ہے۔ ہاں کوئی کمی رہ گئی ہو وہاں کے اہل خانہ یا اہل محلہ کی اس کی طرف توجہ دلانا چاہیئے۔ اور وقار عمل منعقد کئے جائیں تا ہر آنے والا مرکز میں صفائی کا ایسا بلند معیار مشاہدہ کرے کہ بے ساختہ کہہ اٹھے کہ واقعی اہالیانِ ربوہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو بخوبی سمجھا۔ اور دل و جان سے اس پر عمل کیا ہے۔ کہ الطهارة شطر الايمان

مرکز سلسلہ کے ساکنین کی ذمہ واریوں کے سلسلہ میں دوکاندار بھائیوں کو حضور خلیفہ ثانی رض کا ایک اقتباس یاد دلاتا ہوں فرمایا:۔

"اسی طرح یہ شکایت بھی آتی ہے کہ جلسہ کے موقعہ پر باوجود منع کرنے کے دوکاندار اپنی دوکانیں کھول لیتے ہیں وہ لوگوں پر یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ہم یہاں صرف دین کی خاطر آئے ہیں۔ لیکن جلسہ ان کے جھوٹ کو ثابت کر دیتا ہے۔ اور بتا دیتا ہے کہ وہ دین کے لئے نہیں بلکہ دنیا کمانے آئے ہیں۔ جلسہ صرف تین دن ہوتا ہے ان دنوں میں دنیا کمانے کا موقعہ بھی مل سکتا ہے۔ یعنی جلسہ شروع ہونے سے پہلے اور جلسہ ختم ہونے کے بعد دوکانیں کھولی جا سکتی ہیں اور دنیا کمائی جا سکتی ہے۔ اور اگر دوکاندار قربانی کریں۔ تو خدا تعالیٰ انہیں زیادہ بھی دے سکتا ہے" (الفضل ۹ر دسمبر ۱۹۶۲ء)

مرکز میں تشریف لانے والے مہمانوں کو یاد رہنا چاہیئے کہ ان کے میزبان بھائی بھی ان کے مقام کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کی خدمت میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔ لیکن انسان آخر انسان ہے۔ اگر ان سے مہمان نوازی میں کوئی کمی واقع ہو جائے تو آپ کو چشم پوشی سے کام لینا ہوگا۔ اور مسیح موعودؑ کے مہمان ہونے کے اعزاز سے اسے دلی خوشی سے قبول کرنا ہوگا۔ سفر اور ربوہ میں قیام کے دوران ان ہدایات پر عمل کریں جو نظارت امور عامہ کی طرف سے الفضل میں شائع ہو رہی ہیں۔

جہاں تک ہو سکے غیر از جماعت رشتہ داروں اور غیر رشتہ داروں کو بھی ساتھ لائیں تا انہیں حقیقت حال کی خبر ہو۔ اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض فرماتے ہیں:۔

"دوسرے لوگوں کو مرکز میں لانے کا بہت فائدہ ہوتا ہے۔ تم زیادہ سے زیادہ انہیں یہاں لاؤ۔ اور جو شکوک ان کے دل میں ہوں ان کا علماء سے ازالہ کراؤ ...... اب تک ایسے احمدی گھرانے موجود ہیں جہاں دو بھائیوں میں سے ایک بھائی بیس سال سے احمدی ہے، اور دوسرا بھائی ابھی غیر احمدی ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اس نے اپنے غیر احمدی بھائی کو مرکز میں لانے کی کوشش نہیں کی۔ حالانکہ بیسیوں آدمی ایسے ہیں۔ جو یہاں آ کر تمام حالات کو جب اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ تو سمجھتے ہیں کہ ان لوگوں میں دھوکہ فریب یا کپٹ نہیں۔ ان کی باتیں غور کے قابل ہیں اور پھر جب وہ علیحدگی میں ان باتوں پر غور کرتے ہیں تو احمدیت کو قبول کر لیتے ہیں لیکن جب تک وہ مرکز سے دور رہتے ہیں ان کے دلوں میں کئی قسم کے شبہات پیدا ہوتے رہتے ہیں۔" (الفضل ۹ [illegible])

ہمارا جلسہ کوئی دنیاوی میلہ نہیں بلکہ اصلاح نفس کا ایک عظیم و قیمتی موقعہ ہے۔ اس لئے دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس جلسہ کو کامیابی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

آج سے ۶۴ سال پہلے ۱۱ر دسمبر ۱۹۱۵ء

لاہور میں احمدیہ ہوسٹل کے ذریعے طلباء کیلئے تعلیمی و تربیتی ادارے کا قیام

احمدیہ ہوسٹل نے نامور احمدی افراد کی ایک بڑی تعداد کو جنم دیا۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے زمامِ خلافت سنبھالتے ہی جن بعض چند باتوں پر اپنی خاص توجہ مرکوز کی ان میں لاہور میں احمدی طالب علموں کے قیام کے لئے ایک ایسے جماعتی ادارہ کا قیام بھی شامل تھا جس میں احمدی طلباء کو مذہبی اور جماعتی ڈسپلن کے ساتھ اسلامی زندگی گزارنے کی عادت ڈالی جائے۔ اس وقت صورتِ حال یہ تھی کہ قادیان میں کوئی کالج نہیں تھا اور قادیان کے احمدی طلباء کو بھی اکثر حالتوں میں لاہور ہی جانا پڑتا تھا۔ اس صورت میں احمدی نوجوانوں کو زمانہ کی مسموم فضا سے بچانا ضروری تھا۔

احمدیہ ہوسٹل کے قیام کی معیّن تاریخ کا علم نہیں۔ تاہم تاریخ احمدیت جلد پنجم کے صفحہ ۲۰۲ پر احمدیہ ہوسٹل کے قیام کے عنوان کے تحت جو تفاصیل درج ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہوسٹل ۱۹۱۵ء کے آخری مہینے میں قائم کیا گیا۔ چنانچہ آج سے ٹھیک ۶۴ سال پہلے آج ہی کے دن یعنی ۱۱ر دسمبر ۱۹۱۵ء کے الفضل سے معلوم ہوتا ہے احمدیہ ہوسٹل لاہور میں قائم کیا گیا ہے اور ابتداً اس کیلئے اسلامیہ کالج کے پاس ایک مکان کرایہ پر لیا گیا اور پھر اسے گوالمنڈی میں منتقل کیا گیا۔ اس کے بعد یہ ہوسٹل کچھ عرصہ اینگلو بنگلو پر رہا۔ پھر شاہ ابوالمعالی روڈ دیال سنگھ کالج کے پاس رہا۔ اسی طرح ایمپرس روڈ کوٹھی نمبر ۴۰ میں رہا۔ (تاریخ احمدیت جلد پنجم صفحہ ۲۰۲)۔ ڈیوس روڈ لاہور کی کوٹھی نمبر ۳۲ میں منتقل ہوا اور قیام پاکستان سے قبل تک وہیں رہا۔ ہوسٹل ۱۹۴۷ء کے فسادات کے بعد بند ہو گیا اور ۱۹۶۴ء کے ستمبر سے دوبارہ شروع ہوا اور کینال پارک، ماڈل ٹاؤن میں مختلف جگہوں پر منتقل ہوتا رہا۔ آجکل دارالحمد کے نام سے A-134 نیو مسلم ٹاؤن میں جماعت کی تعمیر کردہ اپنی عمارت میں قائم ہے۔ آجکل اس کے سپرنٹنڈنٹ چوہدری غلام رسول صاحب اور وارڈن کمانڈر عبداللطیف صاحب ہیں۔ یہ ادارہ نظارت تعلیم کے ماتحت اور امیر جماعت احمدیہ لاہور کی نگرانی میں کام کر رہا ہے۔

احمدیہ ہوسٹل لاہور کے پہلے سپرنٹنڈنٹ مکرم بابو عبدالحمید صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ لاہور مقرر کئے گئے اور طالب علموں میں درس تدریس کا فریضہ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ادا کرنے لگے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی کی توجہ

اس ادارے کے قیام کے بعد سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر ہوسٹل میں تشریف لایا کرتے تھے اور حضور کا یہ دستور تھا کہ جب بھی لاہور تشریف لے جاتے تھے تو احمدیہ ہوسٹل میں ہی قیام کیا کرتے تھے تاکہ طلباء میں دینی روح پیدا ہو اور وہ احمدیت سے اخلاص میں ترقی کریں اور یہ حضور کی توجہ خاص کا ہی نتیجہ تھا کہ احمدیہ ہوسٹل کے طلباء نہایت اخلاص اور جوش کے ساتھ خدماتِ سلسلہ میں منہمک رہتے تھے۔

احمدیہ ہوسٹل کے طلباء کی خدمات

احمدیہ ہوسٹل کے طلباء نے تاریخ احمدیت میں اہم مقام حاصل کیا۔ یہ ادارہ جماعتی خدمات میں ایک اہم اور فعال ادارہ شمار ہوتا تھا۔ اس کی مختصر سی تفاصیل تاریخ احمدیت جلد پنجم میں درج ہیں۔ اس کے مطابق مسجد لنڈن کی تحریک پر صرف احمدیہ ہوسٹل کا چندہ ۲ ہزار کے قریب تھا۔ امتحان کے دنوں میں بھی طلباء سائیکلوں پر سوار دن بھر شہر میں گھوم پھر کر اصلاحی لٹریچر تقسیم کرتے۔ وہ دیگر جماعتی سرگرمیوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور ہنگامی ضرورتوں کے پورا کرنے میں وہ پیش پیش رہتے۔

ہوسٹل کے قواعد ۱۹۲۷ء

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے اپریل ۱۹۲۷ء میں جبکہ آپ ناظر تعلیم و تربیت تھے احمدیہ ہوسٹل کے مفصّل قواعد و ضوابط تحریر فرمائے۔ یہ کل چالیس قوائد تھے جن میں چند ایک یہ تھے۔

۱۔ کسی بورڈر کے پاس رات کو کوئی مہمان نہیں ٹھہر سکے گا۔

۲۔ ہر بورڈر اسلامی تعلیمات کا پابند ہوگا اور سپرنٹنڈنٹ کے احکام کی اطاعت کرے گا۔

۳۔ پانچوں نمازیں ادا کرنی ہونگی۔ اور رمضان کے روزے رکھنے ہوں گے۔

۴۔ سگریٹ نوشی ممنوع ہو گی۔

۵۔ ہوسٹل کے ملازمین سے طلباء قرضہ نہیں لے سکیں گے۔

احمدیہ ہوسٹل کے نمایاں طلباء

احمدیہ ہوسٹل کو ایک عرصہ تک لاہور میں احمدی طالب علموں کے دینی و علمی مرکز کی حیثیت حاصل رہی۔ یہ گویا اسلامی ماحول میں پرورش پانے والا ایک شجر تھا جس کو بہت طیّب و شیریں پھل لگے۔ اس دینی و علمی ماحول سے نکل کر عملی زندگی میں قدم رکھنے والے متعدد افراد وہ تھے جنہوں نے اپنے کارہائے نمایاں سے اسلام اور احمدیت کی گراں قدر خدمات انجام دیں ان افراد میں چند ایک نام یہ ہیں۔

حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب رضی، محترم ملک غلام فرید صاحب، محترم ملک عبدالرحمان صاحب خادم رضی، محترم ڈاکٹر بدرالدین صاحب رضی، حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب درد رضی ایم۔ اے، محترم شیخ یوسف علی صاحب بی۔ اے حضرت سید عزیز اللہ شاہ صاحب رضی اللہ عنہ۔ محترم سید محمود اللہ شاہ صاحب رضی اللہ عنہ، محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج لاہور ہائی کورٹ، محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت احمدیہ پنجاب، محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر حال امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد اور چیئرمین مجلس افتاء و صدر وقفِ جدید محترم میاں عطاء اللہ صاحب، محترم صوفی محمد ابراہیم صاحب، محترم اخوند عبدالقادر صاحب مرحوم اور محترم چوہدری علی اکبر صاحب وغیرہ وغیرہ۔

احمدیہ ہوسٹل میں مدّت دراز تک "احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ" کے نام سے ایک مجلس قائم رہی جس کے روحِ رواں سلسلہ احمدیہ کے مشہور مبلّغ اور مناظر اور احمدیہ پاکٹ بک کے مصنف جناب ملک عبدالرحمان صاحب خادم تھے۔ اس مجلس نے یوم التبلیغ اور دوسرے کئی مواقع پر کئی پمفلٹ شائع کئے۔ ایک موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ایک پمفلٹ تحریر فرما اسی انجمن کو چھاپنے کے واسطے عنایت فرمایا۔

احمدیہ ہوسٹل کے اوّلین سپرنٹنڈنٹ جناب بابو عبدالحمید صاحب کے بعد متعدد احباب کو یہ خدمت ادا کرنے کی توفیق ملی۔ ان میں سے بعض افراد کے نام یہ ہیں۔ چوہدری محمد حسین صاحب سابق امیر ضلع ملتان و سیکرٹری تعلیم و تربیّت لنڈن، سید دلاور شاہ صاحب بخاری، شیخ فضل کریم صاحب پراچہ، ملک عبدالرحمان صاحب خادم رضی، ماسٹر نذیر خان صاحب، ماسٹر غلام مصطفیٰ صاحب، سید محمد حسین صاحب، چوہدری غلام احمد صاحب ایم۔ اے وغیرہ۔

احمدیہ ہوسٹل جو کہ آج کل دارالحمد کے نام سے قائم ہے اس میں اس کے دیرینہ ملازمین میں آجکل باورچی امداد عرف بولا کام کر رہے ہیں۔

مرتب: یوسف سہیل شوق۔ ربوہ

متکبّر سے زیادہ کوئی بُت پرست نہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ میں اپنے نفس کو دوسروں پر ذرا بھی ترجیح نہیں دیتا میرے نزدیک متکبّر سے زیادہ کوئی بُت پرست اور خبیث نہیں متکبّر کسی خدا کی پرستش نہیں کرتا بلکہ وہ اپنی پرستش کرتا ہے۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ [illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۷۹ء کی مختصر روداد

(مرسلہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

(۶)

ناظم ضلع کا انتخاب

ایجنڈا کی تجویز نمبر ۴ (د) ناظم ضلع کے انتخاب کے طریق کار کے بارے میں دستورِ اساسی کے قاعدہ نمبر ۵۳ اور ۱۵۴ میں موجود تضاد کو ایک ترمیم کے ذریعہ دُور کرنے سے متعلق تھی۔

یہ تجویز چونکہ مجلس انصار اللہ ناظم آباد کراچی کی طرف سے پیش کی گئی تھی اِس لئے سب سے پہلے نمائندہ مجلس ناظم آباد مکرم چوہدری شریف احمد صاحب نے بتایا کہ یہ تجویز (ترمیم) پیش کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی اور یہ بھی کہ تضاد کو دُور کرکے دونوں قواعد میں مطابقت کیسے پیدا کی جائے۔ اسکے بعدیکے بعد دیگرے مزید بارہ نمائندگان شوریٰ انصار اللہ نے بھی دستورِ اساسی کے اس سُقم کو دُور کرنے کے سِلسلہ میں مختلف طریقے اختیار کرنے کے مشورے دیئے۔ بالآخر شوریٰ نے متفقہ طور پر سفارش کی کہ اس معاملے کو بھی اُسی سب کمیٹی کے سپرد کیا جائے جو شوریٰ انصار اللہ کے فیصلوں کی توثیق کے بارے میں مزید غور کرنے کے لئے مقرر کی گئی ہے۔

نیز شوریٰ نے یہ مشورہ بھی دیا کہ ایجنڈا کی تجویز ۱۲ جز (ب) جو صحابہ کرام کی شوریٰ کی رکنیت اور جز (ج) جو مجالسِ عاملہ کے اراکین کی میعاد کی تعیین کے متعلق ہیں مزید غور طلب ہیں اِس لئے انہیں بھی اسی سب کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

محترم صدر صاحب نے اسے منظور فرما لیا اور ارشاد فرمایا کہ مجلس انصار اللہ کراچی کا ایک نمائندہ بھی شامل کر لیا جائے۔ اگر وڑائچ صاحب خود آسکیں تو ٹھیک ورنہ اُن کی جگہ کوئی نہ کوئی نمائندہ ضرور شامل ہو۔

ماہنامہ انصار اللہ

ایجنڈے کی پانچویں تجویز ماہنامہ انصار اللہ کے متعلق تھی کہ کاغذ کی گرانی و کتابت اور طباعت کی اُجرتوں میں اضافہ کے پیشِ نظر ماہنامہ کا سالانہ چندہ پندرہ روپے کر دیا جائے۔

شوریٰ انصار اللہ نے متفقہ طور پر اِس تجویز کو منظور کرنے کی سفارش کی جسے صدرِ مجلس نے منظور فرما لیا۔

بجٹ آمد و خرچ

ایجنڈے کی چھٹی اور آخری شق بجٹ آمد و خرچ بابت سال ۱۳۵۹ ہش / ۱۹۸۰ تھی جو -/۲,۹۹,۰۰۰ روپے پر مشتمل تھا اور گزشتہ سال کی نسبت سے -/۷۵,۰۰۰ روپے کے اضافہ کے ساتھ پیش کیا گیا تھا۔ منظوری کے لئے پیش ہوا۔ سب سے پہلے اِس سلسلہ میں مفید اور متفرق تجاویز۔ صحیح مصرف یا مالی توازن کے بارے میں اصولی بحث ہوئی جس میں آٹھ نمائندگان نے حصّہ لیا اور مختلف پہلوؤں پر بہت مفید مشورے دئے۔ اسکے بعد تفصیلی بجٹ میں بھی کئی دوستوں نے حصّہ لیا اور بجٹ کو زیادہ مؤثر طریق پر پیش کرنے اور نتیجہ خیز بنانے کے متعلق آراء پیش کیں۔

بالآخر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے مجموعی بجٹ آمد و خرچ بابت سال ۱۳۵۹ ہش مطابق ۱۹۸۰ء بقدر -/۳,۹۹,۰۰۰ کو مجلس شوریٰ انصار اللہ نے بالاتفاق منظور کر لینے کی سفارش کی۔ محترم صدرِ مجلس نے اِسے منظور فرما لیا اور ارشاد فرمایا :-

"مجلسِ عاملہ مرکزیہ یہ خوب محسوس کرتی ہے اور یہ فیصلہ شدہ بات ہے کہ حتی المقدور جتنی آمد زیادہ ہوگی اس کو مفید راستوں پر خرچ کیا جائے گا تاہم اگر انسانی کمزوری کی وجہ سے فیصلے میں کوئی غلطی نظر آئے تو انصار اللہ صرف شوریٰ کا انتظار نہ کیا کریں بلکہ جس وقت کسی کے ذہن میں کوئی تجویز آئے اسی وقت لکھ کر بھجوا دیا کریں مرکز اس پر بڑے غور کے بعد جتنی جلدی ہو سکا اس کے مفید حصول پر عمل درآمد کی کوشش کرے گا"

اِسی کے ساتھ شوریٰ انصار اللہ کی یہ کارروائی پونے دو بجے بعد دوپہر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی، الحمدللہ۔ اس کے بعد دوپہر کے کھانے اور ظہر اور عصر کی نمازوں کی ادائیگی کے لئے سوا تین بجے تک ڈیڑھ گھنٹے کا وقفہ رہا۔ پروگرام کے مطابق یہ وقفہ اڑھائی گھنٹے کا تھا لیکن شوریٰ کی کارروائی لمبی ہو جانے کی وجہ سے یہ وقفہ کم ہو گیا۔

(باقی)

قرآن کریم پڑھانے کی اصل ذمہ داری والدین پر ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :۔

"اولاد کی تربیت اور اس کو قرآن کریم پڑھانے کی اصل ذمہ داری والدین پر ہے۔ انہیں اس کے لئے خدا تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہونا پڑے گا۔ ان سے سوال کیا جائے گا کہ انہوں نے اپنی اولاد کو اس نعمت یعنی قرآن کریم سے جو انہیں حاصل تھی کیوں محروم کر دیا"۔ (الفضل ۲۳ فروری ۱۹۶۶ء)

احباب کا فرض ہے کہ قیامت کی جواب دہی سے بچنے کے لئے اپنے بچوں کو قرآن مجید پڑھائیں اور اس نعمتِ عظمیٰ سے انہیں بہرہ ور فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

مقابلہ مضمون نویسی برائے اطفال و ناصرات

ہر سال اطفال و ناصرات کا علمی و ادبی ذوق اجاگر کرنے کے لئے اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ایک مقابلہ مضمون نویسی ہوتا ہے۔ امسال اس مقابلہ کے لئے عنوان ہے :-

"سیرت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ"

اوّل، دوم اور سوم آنے والوں کو علی الترتیب دوسو، ڈیڑھ سو اور ایک سو روپے نقد بطور انعام دئے جائیں گے۔

یہ مضمون کم از کم پانچ اور زیادہ سے زیادہ سات فل سکیپ صفحات پر مشتمل ہو اور ۳۱ جولائی ۱۹۸۰ء تک دفتر اطفال الاحمدیہ مرکزیہ میں پہنچ جانا چاہیئے۔ پتہ اور حوالے مکمل اور صاف لکھیں۔

سیکرٹری اشاعت
مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ
اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسجد احمدیہ شاہدرہ ٹاؤن کی تعمیر

میں

مجلس خدام الاحمدیہ قیادت دہلی گیٹ لاہور کے خدام کا مثالی وقار عمل

مورخہ ۲۳ نومبر بروز جمعہ قیادت دہلی گیٹ کے ۵۰ خدام نے شاہدرہ ٹاؤن جاکر وہاں کی مسجد احمدیہ کا لینٹر ڈالنے کے لئے صبح ۹ بجے سے شام ½۶ بجے تک تقریباً دس گھنٹے تک وقار عمل کیا۔ ۱۸ خدام سائیکلوں پر اس کام کے لئے گئے۔ اس پروگرام میں شاہدرہ ٹاؤن کی مقامی مجلس کے خدام بھی شریک ہوئے۔ مقامی جماعت نے پورے سازوسامان کا بھرپور انتظام کیا ہوا تھا۔ اور چائے وغیرہ کے علاوہ دوپہر کے کھانے کا انتظام بھی کیا ہوا تھا۔ کام نہایت منظم طریق سے ہوا۔ اور خدام نے نہایت جوش وخروش کا مظاہرہ کیا۔ کسی قسم کی تھکان کا اظہار نہیں کیا۔ وقار عمل کے اختتام پر مربی صاحب نے دعا کرائی اور خدام کو خدا حافظ کہا۔ بہت سے غیر از جماعت دوستوں نے اس منظر کو دیکھا اور متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

یاد رہے اس مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں عطیہ جات کا بیشتر حصہ اکٹھا کرنے میں بھی قیادت دہلی گیٹ نے مقامی جماعت کے ساتھ بھرپور تعاون کیا تھا۔ دعا ہے خدا تعالیٰ ہماری قربانیوں کو مقبول فرمائے اور بہترین ثمرات سے نوازے۔ آمین

منیر احمد جاوید
قائد خدام الاحمدیہ دہلی گیٹ۔ لاہور

ربوہ کے اطفال احمدیت کا مثالی وقار عمل

جلسہ سالانہ کی آمد کے پیش نظر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کے مطابق ربوہ کے ماحول کو صاف ستھرا بنانے کے لئے ہر سال وقار عمل کا خصوصی پروگرام منایا جاتا ہے۔ چنانچہ امسال بھی جلسہ سالانہ سے قبل خدام و اطفال بڑے جوش وخروش سے یہ وقار عمل منا رہے ہیں۔ چنانچہ ماہ نومبر میں مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کے زیر انتظام صدر اور برکات بلاک کے دو خصوصی وقار عمل منعقد ہوئے جس میں ۲۴۰ اطفال نے مجموعی لحاظ سے چار گھنٹے کام کیا۔ اور بس سٹینڈ سے بہشتی مقبرہ کے گیٹ تک جو سڑک ناہموار تھی اس کو مٹی اور پتھر ڈال کر درست کیا۔ اطفال نے انتہائی جذبہ اور جوش سے وقار عمل کیا۔

چنانچہ بسوں پر گزرنے والے مسافر بھی چھوٹے چھوٹے بچوں کو کام کرتے دیکھ کر بہت متاثر ہوئے۔ آخر میں ناظم صاحب اطفال ربوہ نے اطفال کے جذبہ خدمت کو سراہا اور وعدہ دہرانے کے بعد اجتماعی دعا کروائی۔ احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ اطفال الاحمدیہ کو ہمیشہ خلیفہ وقت کے ارشادات پر کما حقہٗ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سیکرٹری اشاعت
مجلس اطفال الاحمدیہ۔ ربوہ

ضرورت ہے

کوٹھی بیت الفضل اسلام آباد کے لئے ایک اور چوکیدار بمشاہرہ بالمقطع مبلغ ۱۳۵/- روپے معہ دیگر سہولیات (از قسم امداد گندم۔ امداد موسم سرما وغیرہ) حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ جو دیگر کارکنان کو حاصل ہیں کی ضرورت ہے۔ ایسے افراد جو فوجی ریٹائرڈ ہوں اور عمر ۴۰ سال سے زائد ہو کو ترجیح دی جائے گی۔ نیز ایسے افراد جو باغبانی میں دلچسپی رکھتے ہوں اور کھانا پکانا بھی بخوبی جانتے ہوں کو تنخواہ اور عمومی امداد کے علاوہ مبلغ پچاس روپے (۵۰/-) الاؤنس بھی دیا جائے گا۔ خواہشمند احباب اپنی درخواست معہ تصدیق امیر/صدر مقامی زیر دستخطی کو بتقرر ۱۲/۱۲/۷۹ بھجوائیں اور انٹرویو کے لئے مورخہ ۱۳/۱۲/۷۹ کو اپنے خرچ پر نظامت جائیداد میں تشریف لے آئیں۔

چوہدری محمد عبد الغنی بی اے ایل ایل بی
ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ

دفتر سے خط وکتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

سپاس تعزیت

۲۹ اگست ۱۹۷۹ء کو عاجزہ کا لائق، ہونہار اور سعید الفطرت بیٹا عزیزم میجر سید انور احمد عین جوانی کی عمر میں ہمیں داغ مفارقت دے گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

عزیز مرحوم کو [illegible] جولائی ۱۹۷۹ء کو اپنی ڈیوٹی کی بجا آوری کے دوران ہوائی جہاز کے ایک حادثہ میں شدید چوٹیں آئی تھیں۔ علاج کے لئے ہر ممکن تدبیر کی گئی دعاؤں، صدقات میں بھی اپنی طرف سے کوئی کمی نہ کی گئی لیکن آخر اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی اور یہ حادثہ اس کے لئے جان لیوا ثابت ہوا۔

اس المناک سانحہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ، حضور کی بیگم صاحبہ مدظلہا العالی۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے دیگر بزرگ افراد اور خواتین مبارکہ نے اور جماعت کے دیگر بھائیوں، بہنوں اور عزیزوں نے غیر معمولی طور پر بڑی ہی کثرت کے ساتھ ہمارے ساتھ ہمدردی اور تعزیت کا اظہار فرمایا اور ہمارے غمزدہ قلوب کو ڈھارس بندھانے کی کوشش فرمائی۔ بہت سے بزرگ، بھائی بہنیں اور عزیز تعزیت کے لئے لاہور میں ہمارے ہاں خود تشریف لائے۔ تاروں، ٹیلیفون اور خطوط کے ذریعہ بھی کثرت کے ساتھ پیغام ملے اور یہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔ عزیز مرحوم کے دوستوں نے بھی پہلے علاج معالجہ میں اور پھر ہمدردی اور تعزیت میں اپنی طرف سے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔

میں اپنی طرف سے اور عزیز مرحوم کی دادی جان محترمہ استانی مرزا بیگم صاحبہ اور دیگر تمام اعزہ واقرباء کی طرف سے سب بزرگوں، بھائیوں، بہنوں اور عزیزوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عنایت کرے اور ہمارے حق میں ان کی دعائیں قبول کرتے ہوئے ہمیں صبر جمیل عطا کرے اور عزیز مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات دے۔ آمین

تمام بھائیوں اور بہنوں سے میری درخواست ہے کہ وہ آئندہ بھی ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ عزیز مرحوم کی یادگار اس کی ننھی بچی ہے جسے مرحوم دیکھ بھی نہ سکا۔ یہ ننھی بچی اور اس کی والدہ عزیزہ ناصرہ (جو کہ مکرم مرزا محمد ادریس صاحب مبلغ انڈونیشیا اور محترمہ امۃ العزیز ادریس صاحبہ آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کی بیٹی ہیں) بھی خاص دعاؤں کی مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس ننھی بچی کو لمبی باصحت زندگی دے اور اس کی قسمت نیک کرے اور اسے ہمارے لئے قرۃ العین بنائے۔ اور سب کا حافظ وناصر ہو۔ آمین

(صادقہ بیگم اہلیہ کیپٹن سید محمد اکمل صاحب مرحوم بسرفراز رفیقی روڈ لاہور چھاؤنی)

درخواستہائے دعا

۱۔ میری پیاری پھوپھی جان بلڈ پریشر اور کئی دیگر امراض میں مبتلا ہیں۔ علاج بہت کرائے ہیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ دردمندانہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے پیاری پھوپھی جان کو مکمل شفا عطا کرے اور اپنی حفاظت میں رکھے۔ آمین۔

(روبینہ قمر ارشاد احمد۔ بھریا روڈ ضلع نواب شاہ)

۲۔ مکرم شیخ محمد عمر بشیر احمد صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ چنیوٹ کی اہلیہ محترمہ عرصہ ایک ہفتہ سے بلڈ پریشر، سانس اور دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(عبد الرحمٰن دہلوی ۲/۲ دار الصدر شمالی۔ ربوہ)

۳۔ میرا لڑکا مبارک احمد تقریباً دو ماہ سے نزلہ، کھانسی بخار سے بیمار رہے۔ احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے تا صحت کاملہ خدا تعالیٰ عطا فرمائے۔

(حوالدار محمد شفیع دار النصر غربی۔ ربوہ)

ضروری گذارش

ملک کے دیگر اخبارات کی طرح الفضل میں بھی مختلف پبلسٹی ڈیروں کے اشتہارات چھپتے رہتے ہیں اس سلسلہ میں جملہ قارئین الفضل کی خدمت میں بطور اطلاع گذارش ہے کہ وہ صرف اس پر ہی اکتفا نہ کر لیا کریں کہ الفضل میں فلاں اشتہار چھپا ہے بلکہ سودا کرتے وقت پوری سوجھ بوجھ اور جانچ پڑتال سے کام لیتے ہوئے قانونی طور پر پوری تسلی کر لیا کریں تاکہ بعد میں کوئی قباحت رونما نہ ہو۔

(مینیجر الفضل)

کیا آپ جانتے ہیں؟

اوّل :- جلسہ سالانہ کے موقع پر آپ کی خدمت کے لئے دفتر معلومات دن رات کُھلا رہتا ہے۔

دوم :- جلسہ سالانہ پر ڈیڑھ لاکھ سے زائد مہمان مرکز سلسلہ میں تشریف لاتے ہیں!

● اس موقع پر بعض اوقات نادانستہ کئی چیزیں تبدیل ہو جاتی ہیں یا گم ہو جاتی ہیں۔ ایسے موقع پر جملہ احباب کو چاہیئے:-

★ — اپنے بچوں کا خاص طور پر خیال رکھیں اور انہیں کبھی آنکھوں سے اوجھل نہ ہونے دیں۔

★ — بچوں کی جیب میں نام۔ ولدیت اور پتہ لکھ کر ڈالے رکھیں۔

★ — اپنی قیمتی اشیا۔ نقدی اور زیورات وغیرہ کی خود حفاظت کریں۔

★ — کوئی چھوٹی بڑی چیز گم ہو جائے یا کہیں سے ملے تو اوّلین فرصت میں دفتر معلومات میں اطلاع کریں۔

انشاء اللہ دفتر معلومات آپ کی خدمت کے لئے ۲۲ر دسمبر سے دن رات کُھلا رہے گا!

(ناظم معلومات، فوری امداد و گمشدہ اشیاء)

بجلی کی قلت کے پیشِ نظر اہالیانِ ربوہ اور مہمانانِ کرام کی خدمت میں گزارش

آئندہ چند دنوں میں انشاء اللہ جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی آمد شروع ہو جائے گی اور ربوہ کی بجلی کی ضرورت پہلے سے کئی گنا بڑھ جائے گی۔ گھروں میں بھی، اداروں میں بھی اور جلسہ سالانہ کے انتظامات مثلاً لنگروں وغیرہ میں بھی۔

ان امور کے پیشِ نظر اہالیانِ ربوہ اور مہمانوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ بجلی کے استعمال میں ہر ممکن احتیاط کریں۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی ضرورت ہے:-

(۱) بلا ضرورت کوئی بلب جلتا نہ رہے۔

(۲) کم از کم بلب جلائے جائیں۔ جہاں ایک بلب سے کام چل سکتا ہو وہاں دوسرا بلب ہرگز استعمال نہ کیا جائے۔

(۳) گھروں، دکانوں اور اداروں میں ۶۰ واٹ سے بڑے بلب استعمال نہ کئے جائیں بلکہ ۴۰ واٹ کے بلبوں سے گزارہ کرنے کی کوشش کی جائے۔

(۴) ہیٹر کے استعمال سے مکمل اجتناب کیا جائے۔ اس کی بجائے کوئلے یا لکڑی کا استعمال کیا جائے۔

(۵) آرائشی روشنیاں نہ لگائی جائیں۔

(۶) بجلی بند ہونے کی صورت میں گھروں میں لالٹینوں اور موم بتی کا انتظام پہلے سے کر لیا جائے۔

(۷) دکاندار حضرات فروخت کے لئے مٹی کا تیل اور موم بتی کا وافر سٹاک رکھیں۔

(۸) دکاندار دکانوں کے لئے حتی الوسع گیس لیمپ مہیا کریں۔

(۹) ربوہ اور ارد گرد کے ٹیوب ویل غیر ضروری طور پر استعمال نہ کئے جائیں۔

(۱۰) جلسہ پر آنے والے احباب اپنے ساتھ حتی الوسع ٹارچ لیتے آئیں۔

بشیر احمد خان

(ناظم روشنی جلسہ سالانہ۔ ربوہ)

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام

میں

مرکزِ احمدیت میں تشریف لانے والے احباب کی خدمت میں

ہم صدقِ دل سے مبارکباد عرض کرتے ہیں

آپ کا

ان مبارک ایام میں ربوہ آنا، جلسہ کے دنوں میں یہاں قیام کرنا اور پھر بخیریت واپس جانا ہر لحاظ سے بابرکت ہو اور آپ ان ایام میں زیادہ سے زیادہ روحانی فوائد اٹھائیں۔

منیجر حکیم انوار احمد جان

چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ

فون 73997

دفتر "الفضل" سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں (منیجر)

تقریبِ شادی اور درخواستِ دعا

الحمدُ للہ کہ میرے بیٹے اسامہ سعید کی شادی خانہ آبادی کی تقریب یہاں اونٹاریو میں مورخہ ۲ر نومبر ۱۹۷۹ء بروز جمعہ بخیر و خوبی سرانجام پائی۔ بارات محترم حافظ قدرت اللہ صاحب سابق مبلغ ہالینڈ و انڈونیشیا کی رہائش گاہ پر رات نو بجے پہنچی۔ تقریب محترم مولانا سید منصور احمد صاحب بشیر مشنری انچارج کینیڈا کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور دُرِّثمین میں سے منتخب دعائیہ اشعار کے بعد مولانا موصوف نے ازدواجی تعلقات پر اسلامی تعلیم کا خلاصہ بیان کیا اور اس کے بعد دعا فرمائی۔ تقریب میں متعدد غیر از جماعت احباب بھی حاضر تھے۔

۳ر نومبر شام ۸ بجے عزیزم اسامہ سعید کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس میں بھی متعدد غیر از جماعت احباب شامل ہوئے۔

عزیز اسامہ سعید کا نکاح گزشتہ سال جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا کے سالانہ اجلاس کے موقعہ پر یکم جولائی ۱۹۷۸ء کو محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے عزیزہ جمیلہ پروین صاحبہ بنت محترم حافظ قدرت اللہ صاحب موصوف کے ساتھ پڑھا تھا۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کیلئے بھی بابرکت فرمائے اور بہترین ثمرات سے نوازے۔ آمین

(لیفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ محمد سعید حال کینیڈا)

لو

تمہیں طور

تسلّی کا

بتایا ہم نے

جلسہ سالانہ

میں شمولیت آپ کی روحانی تشنگی کو آسودہ کرنے کا باعث ہوگی

اللہ تعالیٰ آپ کو ہمت عطا فرمائے

حکیم عبد الحمید گوجرانوالہ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔ (منیجر)

دیانت و امانت میں منفرد ادارہ

فون ۶۶۴

علی اسٹیٹس

پراپرٹی ڈیلرز

سکنی و زرعی زمین، مکانات اور کوٹھیوں کی خرید و فروخت کے لئے ہمیں خدمت کا موقع دیں۔

آپ کا خادم: شیخ عبد الخالق۔ کالج روڈ چوک اقصیٰ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان

حکیم محمد صدیق صاحب (امرتسر نوری والے) صحابی حضرت مسیح موعودؑ کا قائم کردہ

نوری دواخانہ میانی ضلع سرگودہا سے اب ربوہ شفٹ ہو چکا ہے۔ احباب اب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت فرماویں۔

منیجر نوری دواخانہ ربوہ